فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. NO. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

یوم پنجشنبہ

روزنامہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۱ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

الفضل ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ — ۲۷ شہادت ۱۳۴۱ ہش — ۲۷ اپریل ۱۹۶۲ء — نمبر ۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۶ اپریل بوقت ½۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اِس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف فرمودہ تفسیر کبیر کا زندہ اعجاز

حیدر آباد دکن کے ایک معزز مسلمان کی طرف سے قبول احمدیت کا اعلان

اور

مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی کے نام خط

مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی کے مشہور اخبار صدق جدید لکھنؤ کی ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں "ایک صدق خواں کا قبول احمدیت" کے عنوان سے ایک خط شائع ہوا ہے جو مولانا دریا بادی صاحب کے تعارفی نوٹ کے ساتھ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"ایک صدق خواں کا قبولِ احمدیت"

(از عبد الماجد)

دکن کے ایک بی، اے، ایل ایل بی ایڈووکیٹ کا جو سالہا سال انجمن اتحاد المسلمین سے بڑے پُرجوش رکن رہے (اور اسی سلسلہ میں جیل بھی گئے) اور صدق سے مخلصانہ تعلق برسوں قائم رکھا، تازہ مکتوب صرف ان کے نام اور سابق مستقر کے حذف کے بعد:-

حیدر آباد دکن ۲۸ مارچ ۱۹۶۲ء

حضرت قبلہ السلام علیکم

دار السلام مجلس اتحاد المسلمین کے سلسلہ میں گورنمنٹ اندھرا پردیش نے مجھے ۶ ستمبر ۱۹۶۰ء کو نظر بند کیا اور حال میں میری رہائی ہوئی ان دنوں میرا مستقر ...... تھا۔ جیل لے جانے والے عہدہ داروں سے میں نے درخواست کی کہ (مجھے اسٹیشن پر گرفتار کیا گیا تھا جبکہ میں ایک میٹنگ کر کے ...... سے واپس ہو رہا تھا) مجھے گھر لے جا کر قرآن کریم ساتھ لینے کی اجازت دیں۔ پولیس کے عہدہ دار بڑے شریف مزاج تھے اپنی حراست میں مجھے گھر لے گئے ...... میں میرے ایک دوست تھے جنہوں نے مجھے حضور خلیفہ صاحب جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تفسیر کبیر کی جلد دی تھی۔ مجھے پڑھنے کی فرصت نہ ملتی تھی۔ ایک دن دوپہر کے وقت جب میں کھانے کے لئے آفس سے گھر آیا تو بیوی نے دستر خوان چننے میں کچھ دیر کی۔ تفسیر کبیر کی جلد بازو میں میز پر تھی۔ میں نے اٹھالی اور چند اوراق الٹ کر دیکھنے شروع کئے یہ والعادیات ضبحاً کی تفسیر کے صفحات تھے۔ میں حیران ہوگیا کہ قرآن مجید میں ایسے مضامین بھی ہیں۔ پھر میں نے قادیان خط لکھا اور تفسیر کبیر کی جملہ جلدیں منگوائیں لیکن پڑھنے کا مجھے وقت نہ ملتا تھا۔ جیل کو روانگی کے وقت میں نے یہی جلدیں ساتھ رکھ لیں۔ اور نو ماہ کے عرصہ میں جبکہ میں جیل میں تھا۔ متعدد بار صرف یہی تفسیر پڑھتا رہا جیل ہی میں میں نے بیعت کر لی۔ اور جماعت احمدیہ کے لئے اپنے آپکو وقف کر دیا۔ آپ بھی دعا فرمائیں۔

مجلس اتحاد المسلمین سے میں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

میں ان دنوں صدق کا خریدار تھا صدق کا چندہ اکتوبر ۱۹۶۱ء میں ختم ہو رہا تھا۔ اب تو صدق بند ہے۔ لیکن بر وقت اطلاع نہ ملنے کے باعث مدت خریداری ختم ہونے کے بعد بھی اخبار کچھ دنوں تک آرہا ہوگا۔ آپ براہ نوازش اب یہ معلوم فرمائیں کہ میرے ذمہ کیا نکلتا ہے۔ میری حالت ٹھیک ہوتے ہی میں صدق جاری کرا لوں گا۔ سر دست میرے پاس الفضل اور بدر آرہے ہیں۔

(صدق جدید ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء)

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۲۶ اپریل۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ایک عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آتی ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لیے دعا فرمائیں۔

— لجنہ اماء اللہ سرگودھا کے زیر اہتمام —

سیرت النبیؐ کے موضوع پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر

سرگودھا ۲۶ اپریل۔ کل پانچ بجے شام محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی پر لجنہ اماء اللہ سرگودھا کے زیر اہتمام خواتین کا ایک جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترمہ بیگم صاحبہ سید اللہ صاحب نے سرانجام دیئے۔ جلسہ میں دیگر مقررین کے علاوہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی نہایت پُراثر اور جامع تقریر فرمائی۔ احمدی خواتین کے علاوہ غیر احمدی معزز خواتین بھی کثرت کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوئیں (مفصل آئندہ)

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی نئی تعمیر شدہ عمارت میں صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا دفتر ۱۱ اپریل ۱۹۶۲ء سے کھل چکا ہے اس لئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے نام بحیثیت صدر، صدر انجمن احمدیہ جملہ خط و کتابت دفتر کی معرفت ہونی چاہیئے ورنہ خطوط کے ضائع ہونے کا احتمال ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا ہے کہ احباب جماعت کو کسی نظارت یا صدر انجمن احمدیہ کے کسی ادارہ سے کبھی کوئی شکایت پیدا ہو تو از راہ کرم تحریری طور پر فوراً دفتر صدر، صدر انجمن احمدیہ میں اس کی اطلاع کر دی جائے تا وقت پر اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

خاکسار:- محبوب عالم خالد ایم اے معتمد صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اپریل ۶۲ء

جماعتِ احمدیہ پر نئی نبوت پر عقیدہ کا الزام بے بنیاد ہے

(قسط نمبر ۵)

باقی جو احادیث اس بارہ میں مولانا نے نقل کی ہیں ان میں بھی سوا دو تین احادیث کے جن میں امام حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے باقی تمام کام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہی سپرد ہو جاتے ہیں۔ آپ ہی کی کوشش سے تمام زمین اس طرح مسلمانوں سے بھر جائے گی جس طرح برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی ہی یہودیوں کو تہ تیغ کریں گے یعنی لیڈر حضرت عیسیٰ ؑ ہی ہوں گے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی بھی آپ ہی کے پیچھے ہو جائیں گے۔ سیدہ حضرت عائشہؓ کی مروی حدیث بھی ذرا ملاحظہ ہو جس کو مولانا نے ص ۱۹ پر درج کیا ہے:-

"حضرت عائشہؓ (دجال کے قصے میں) روایت کرتی ہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اور چالیس سال تک زمین میں ایک امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے رہیں گے۔"

حضرت حذیفہ کی مروی حدیث میں بھی جس کو مولانا نے ص ۲۱ پر درج کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی امام الصلوٰۃ بھی بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے دو تین حدیثوں کے سوا باقی تمام احادیث کے رو سے امامت الصلوٰۃ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے سپرد ہو گی۔ الغرض آپ کے نزول کے بعد اسلام کا نبی نعوذ باللہ بالکل معطل ہو جائے گا اور صرف بنی اسرائیل کا نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کم از کم چالیس برس تک کوس لمن الملک بجائیں گے۔ ان احادیث ہی کو دیکھئے جو خود مولانا نے نقل کی ہیں اور ان کی مندرجہ بالا عبارت کو پڑھئے اور اس "اسلام کے مایہ ناز محقق اور مفکر" کی تحقیق اور فکر پر آنسو بہائیے کہ احادیث جو آپ پیش کرتے ہیں ان سے ساری بادشاہی تو آپ بنی اسرائیلی نبی کو عطا کر دیتے ہیں اور صرف ایک عہدہ امام الصلوٰۃ کا جو بھی مشکوک ہے امتِ محمدیہ کے امام کے پاس رہنے دیتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ پہلا کوئی مدرسہ یونہی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صدارت میں بطور تفریح کے وارد ہو گیا ہے حالانکہ حضرت حذیفہؓ کی مروی حدیث (حدیث ص ۲۱ کتابچہ "ختم نبوت") مسلمان مولویوں کا یہ عالم ہو گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھا کر ان کو کہیں گے کہ ہٹ جاؤ میرے اور دجال کے درمیان سے۔ صدر کے آدمیوں کی یہ توہین! ایک پچھلے صدر سے جو محض ٹہلتا ٹہلتا اسکی صدارت میں آ گیا ہے کتنی دردناک ہے۔

اصل بات یہی ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسیح الدجال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو پیشگوئیاں کی ہیں وہ آپ پر کشفی رنگ میں ظاہر کی گئی تھیں اور رویا اور کشوف اکثر استعارہ کی زبان میں ہوتے ہیں۔ جو لوگ بھی ان کے ظاہر پر اڑے رہیں گے وہ کبھی ان پیشگوئیوں کو پورا ہوتے نہیں دیکھیں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ازالہ اوہام" میں اس امر پر سیر حاصل بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ ابن مریم سے مراد ایسے امتی کے ہیں جس کو اللہ تعالےٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خو بو پر مبعوث کرے گا اور جو دجال کو دلائل محکمہ سے نمک کی طرح گھلا دے گا یا سیسہ کی طرح پگھلا دے گا۔ امام الصلوٰۃ کا جو بظاہر تفرقہ نظر آتا ہے یہ بھی دراصل کوئی تفرقہ نہیں ہے کیونکہ ایسی احادیث بھی موجود ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ

"لا المہدی الا عیسیٰ"

اور ایسی احادیث بھی ہیں کہ جن میں مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا ظہور ایک ہی زمانہ میں بتایا گیا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آنے والا "مہدی" اس لحاظ سے ہو گا کہ وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کا ہی ایک فرد ہو گا اور عیسیٰ اس لحاظ سے ہو گا کہ وہ اسلام کو اسی طرح پُرامن طریقہ سے فروغ دے گا جس طرح ابن مریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو دیا تھا۔

مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ ہوں:-

(۱) لا المہدی الا عیسیٰ
(ابن ماجہ کنز العمال جلد ۷ ص ۱۵۶)

(۲) عیسیٰ ابن مریم اماماً مہدیاً۔
(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۱۵۶)

(۳) عن ابی جعفر قال سمی اللّٰہ المہدی المنصور کما سمی احمد ومحمد ومحمود وکما سمی عیسیٰ المسیح۔
(بحار الانوار جلد ۳)

(۴) روح عیسیٰ در مہدی علیہ السلام بروز کند ونزول عیسیٰ عبارت ازیں بروز است۔ (تمائث المقصود ص ۲۱)

(۵) مہدی وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو را شاہسوار مے بینم
(پیشگوئی ولی نعمت اللہ)

(۶) مہدی الدین وہو عیسیٰ
(حجج الکرامہ ص ۳۸۶)

(۷) حافظ ابن قیم در "منائی" فرمودہ کہ امت مرحومہ در مہدی چہار قوم مختلف اند یکے آنکہ مہدی مسیح ابن مریم است در حقیقت مہدی اوست۔
(حجج الکرامہ ص ۳۴۷)

(۸) نزل عیسیٰ ابن مریم مصدقاً بمحمد علی ملتہ اماماً مہدیاً۔ (طبرانی)

(۹) قال الحسن ان کان مہدی فعمر بن عبد العزیز والا فلا مہدی الا عیسیٰ
(تاریخ الخلفا ص ۱۵۸)

(۱۰) در حدیثے وارد بودہ است کہ عیسیٰ و مہدی یکے است
(اشارات فریدی جلد ۳ ص ۱۲۴)

(۱۱) امام مہدی علی کی نسل میں سے ہوں گے اور رنگ طبیعت سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملتا ہو گا۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۵)

پھر علامہ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے بھی صاف لکھا ہے:۔

"احمدیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک فانی انسان کی طرح وفات پا چکے ہیں اور انکی دوبارہ آمد کا مطلب یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے انکا مثیل آئیگا کسی حد تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے ہے" (نذرانہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۱ء بحوالہ ... وختم نبوت)

سازِ ازل

آ رہی ہے کان میں دلکش وہی آواز پھر
چھیڑا ہے نغمہ گر کُن نے ازل کا ساز پھر
کس ادا سے ہو رہے ہیں آج ہم آغوش دیکھ
حلقۂ دامِ نیاز اور پائے مرغِ ناز پھر
آپ اپنے آپ سے ٹکرا گئی ہے کائنات
ہے رگِ چقماق سے باہر شرارِ راز پھر
اک نئی دنیا کی رکھی جا رہی ہے پھر بنا
اُٹھے گا خاکسترِ انجام سے آغاز پھر
شعلۂ نمرود سے بنتے ہیں لالے کس طرح
اپنی آنکھوں سے تو دیکھے گا وہی اعجاز پھر
لُوطؑ کی آندھی ہے یا یہ نوحؑ کا طوفان ہے
دیکھ اے غافل فضا کا ہے وہی انداز پھر
احمدیت سے ہے اے تنویر وابستہ حیات
ناتواں چڑیا بنائی جائے گی شہباز پھر

قسط دوم

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان افروز واقعات

تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

شیخ عبداللطیف صاحب بٹالوی نے بروایت محترم فقیر محمد خان صاحب بیان کیا کہ جب حضرت صاحبزادہ صاحب کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا اور پہلا پتھر بڑے زور سے لگا۔ تو آپ اس خیال سے کہ اب تھوڑی دیر میں پتھروں میں دب کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملوں گا۔ خاموش ہو گئے۔ اس پر امیر حبیب اللہ خان نے اعلان کیا کہ صاحبزادہ صاحب نے توبہ کر لی ہے۔ پتھر مارنے بند کر دو۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے بڑے زور سے فارسی زبان میں کہا کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان پر قائم ہوں۔ پھر کہا اے پتھرو! تم گواہ رہنا کہ میں حضرت احمد قادیانی کو مسیح و مہدی مانتا ہوں۔ اے ریت کے ذرو! تم بھی گواہ رہنا کہ میں حضرت احمد قادیانی علیہ السلام پر ایمان رکھتا ہوں۔ اے زمین! اے آسمان! اور اے ہواؤ! تم بھی گواہ رہنا کہ میں نے حضرت احمد قادیانی کا ایک منٹ کے لئے بھی انکار نہیں کیا۔ غرضیکہ بڑے جوش کے ساتھ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اپنے اخلاص و محبت اور ایمان کا اظہار کرتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے اس اخلاص اور محبت اور ایمان کا نقشہ مندرجہ ذیل اشعار میں کھینچا ہے۔

صد ہزاراں فرسنگے در کوئے یار
دشت پرخار و بلائش صد ہزار

کوچۂ یار تک لاکھوں کوسوں کا فاصلہ ہے۔ کانٹوں کے جنگل ہیں اور ان میں لاکھوں بلائیں موجود ہیں۔

بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

اس شیخ عجم کی یہ شوخی دیکھ کر اس نے اس بیاباں کو ایک ہی قدم میں طے کر لیا۔

ایں چنیں باید خدا را بندۂ
سر پئے دلدار خود افگندۂ

خدا کا بندہ ایسا ہی ہونا چاہیئے جو دلبری کی خاطر اپنا سر دے چکا ہو۔

او پئے دلدار از خود مردہ بود
از پئے تریاق زہرے خوردہ بود

وہ اپنے محبوب خدا کی خاطر اپنے نفس پر موت وارد کر چکا تھا۔ اور اس نے رضائے الٰہی کا تریاق حاصل کرنے کے لئے (اپنے نفس کی لذات کو ختم کرکے قربانی کا) زہر کھا لیا تھا۔

زیر ایں موت است پنہاں صد حیات
زندگی خواہی بخور جام ممات
(درثمین)

اس قسم کی موت کے پیچھے سینکڑوں زندگیاں پوشیدہ ہیں۔ لہٰذا اگر تم بھی زندگی کے خواہاں ہو۔ تو آؤ تم بھی موت کا پیالہ چکھ کر زندۂ جاوید ہو جاؤ۔"

لاہور کی دعوت کا واقعہ جب آپ ... ماہ قادیان رہ کر حضرت اقدس سے رخصت ہو کر اپنے وطن جانے کے ارادہ سے لاہور پہنچے تو حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل فرمایا کرتے تھے کہ عرصہ قیام لاہور میں ایک شخص کے ہاں آپ کی دعوت تھی جس میں ہم بھی مدعو تھے۔ میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ جس وقت آپ کے سامنے پرتکلف کھانے رکھے گئے تو آپ پر کچھ حالت طاری ہوگئی اور آپ کو وہ کھانے پاخانے کی شکل میں نظر آئے۔ آپ وہاں سے فوراً اٹھے اور بڑی تیزی کے ساتھ وہاں سے چل پڑے۔ حضرت مغل صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خوب یاد ہے کہ آپ کا جبہ ہوا میں اڑ رہا تھا۔ آپ نے مجھے چار آنے کے پیسے دیئے اور فرمایا کہ ان کے نان اور کباب خرید لو۔ میں نے تعمیل ارشاد کیا۔ اور پھر ہم نے گمٹی والی مسجد میں جا کر وہ نان اور کباب کھائے۔ بعد میں علم ہوا کہ جس دعوت میں آپ مدعو تھے۔ اس میں کھانے سود کے روپیہ سے تیار کئے گئے تھے۔ اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کیسے پاک انسان تھے کہ آپ کو کھانے سے قبل پتہ لگ گیا کہ کھانا سود کے روپیہ سے تیار کیا گیا ہے۔ اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی

زیور فروخت کرکے روپیہ پیش کر دیا حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بیان کیا کہ

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ میں تھے کہ میں حاضر خدمت ہوا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اس وقت اشتہار طبع کرانے کی ضرورت ہے کیا آپ کی جماعت ۶۰ روپے کا خرچ برداشت کرے گی۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اور فوراً کپورتھلہ واپس آکر اپنی اہلیہ کی سونے کی تلڑی فروخت کر دی۔ اور احباب میں سے کسی سے ذکر نہ کیا۔ اور ۶۰ روپے لے کر میں اڑ گیا۔ اور لدھیانہ جا کر یہ رقم حضور کے سامنے پیش کر دی۔ چند روز بعد منشی اروڑا صاحب لدھیانہ آ گئے۔ میں وہیں تھا ان سے حضور نے فرمایا۔ کہ آپ کی جماعت نے بڑے اچھے موقعہ پر امداد کی ہے منشی اروڑا صاحب نے عرض کی کہ مجھے یا جماعت کو تو پتہ بھی نہیں۔ حضور کس امداد کا ذکر فرماتے ہیں اس وقت منشی اروڑا صاحب کو اس بات کا علم ہوا کہ میں اپنی طرف سے روپیہ دے آیا ہوں تو وہ مجھ سے ناراض ہوئے کہ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا میں اس ثواب سے محروم رہا۔ حضرت صاحب سے بھی عرض کی۔ حضور نے فرمایا منشی صاحب خدمت کرنے کے بہت سے موقعے آئیں گے آپ گھبرائیں نہیں۔ مگر اس بنا پر منشی صاحب چھ ماہ تک مجھ سے ناراض رہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۷۶)

اوپر نیچے پانی ایک دفعہ منشی اروڑا صاحب محمد خان صاحب اور میں قادیان سے رخصت ہونے لگے۔ گرمیوں کا موسم تھا اور گرمی بہت سخت تھی۔ اجازت اور مصافحہ کے بعد منشی اروڑا صاحب نے کہا کہ حضور گرمی بہت ہے ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ پانی ہمارے اوپر اور نیچے ہو۔ حضور نے فرمایا خدا قادر ہے۔ میں نے عرض کی حضور یہ دعا انہیں کے لئے فرمائیں میرے لئے نہیں کہ ان کے اوپر نیچے پانی ہو۔ قادیان سے یکہ میں سوار ہو کر ہم تینوں چلے تو خاکروبوں کے مکانات سے ذرا آگے نکلے تھے کہ یکدم بادل آ کر سخت بارش شروع ہوگئی۔ اس وقت سڑک کے گڑھے بہت گہرے تھے۔ تھوڑی دور آگے جا کر یکہ الٹ گیا منشی اروڑا صاحب بدن کے بھاری تھے وہ نالی میں گر گئے اور محمد خان صاحب اور میں کود پڑے منشی اروڑا صاحب کے اوپر نیچے پانی اور وہ ہنستے جاتے تھے"۔ (اصحاب احمد جلد چہارم ص ۱۰۶)

جب میں قادیان جاتا تو اس کمرے میں ٹھہرتا جو مسجد مبارک سے ملحق ہے۔ اور جس میں ہو کر حضرت مسجد میں تشریف لاتے تھے۔ ایک مولوی جو ذی علم تھا قادیان آیا۔ بارہ منبر دار اس کے ساتھ تھے۔ وہ مناظرہ وغیرہ نہیں بلکہ حالات کا مشاہدہ کرتا تھا۔ ایک دفعہ تنہائی میں میرے پاس اس کمرہ میں آیا اور کہا کہ مرزا صاحب کی عربی تصانیف ایسی ہیں کوئی فصیح و بلیغ عبارت نہیں لکھ سکتا۔ ضرور مرزا صاحب کچھ علماء سے مدد لیکر لکھتے ہوں گے۔ اور وہ وقت رات کا ہو سکتا ہے۔ تو کوئی رات کو کچھ ایسے آدمی آپ کے پاس پہنچتے ہیں۔ میں نے کہا مولوی محمد چراغ اور مولوی معین الدین ضرور آپ کے پاس رات کو رہتے ہیں۔ یہ رات کو ضرور آتے ہیں۔ حضرت صاحب کو میری آواز پہنچ گئی اور حضور اندر خوب ہنسے اور مجھ تک حضور کی ہنسی کی آواز آئی۔۔۔ مولوی اٹھ کر چلا گیا۔ اگلے روز جب مسجد میں بعد عصر حسب معمول حضور بیٹھے تو وہ مولوی بھی موجود تھا۔ حضور میری طرف دیکھ کر خود بخود ہی ہنس پڑے اور ہنستے ہوئے فرمایا کہ ان علماء کو انہیں دکھا تو دو اور پھر ہنسنے لگے مولوی عبدالکریم صاحب کو رات کا واقعہ حضور نے سنایا تو وہ بھی ہنسنے لگے۔ میں نے چراغ اور معین الدین کو بلا کر مولوی صاحب کے سامنے کھڑا کر دیا۔ چراغ ایک بافندہ ان پڑھ حضرت صاحب کا نوکر تھا۔ اور معین الدین نابینا تھے۔ جو حضرت صاحب کے پیر دبایا کرتے تھے۔ وہ شخص ان دونوں کو دیکھ کر چلا گیا۔ اور ایک بڑے تھال میں شیرینی لے کر آیا۔ اور اس نے کہا حضور مجھے بیعت فرمالیں۔ اب کوئی شک و شبہ میرے دل میں نہیں۔ اور اس کے بارہ ساتھی بھی ساتھ ہی بیعت ہو گئے حضرت صاحب نے بیعت اور دعا کے بعد ان مولوی صاحب کو فرمایا کہ یہ مٹھائی منشی صاحب کے آگے رکھ دو کیونکہ وہی آپ کی ہدایت کا باعث ہوئے ہیں۔

(اصحاب احمد حصہ چہارم ص ۱۰۸)

جن کے پاس ہم آتے ہیں وہ تو ہم سے خوش ہیں محترم مولوی محبوب الرحمٰن صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ

حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے ان سے بیان کیا کہ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب ہر وقت جماعت کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہتے تھے۔ اور باہر سے آنے والے جہاں عموماً آپ کی صحبت سے مستفیض ہونے کے لئے آپ کے پاس جمع رہتے تھے۔ مگر ہم لوگ ہر وقت اس تاڑ میں رہتے تھے کہ کوئی موقعہ ملے تو حضرت اقدس علیہ السلام کی صحبت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس لئے ہم حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں کم حاضر ہوتے تھے۔ ایک موقعہ پر حضرت مولوی صاحب نے یہ خیال کرکے کہ ہم لوگ گویا سستی اور کسل کی وجہ سے آپ کے پاس زیادہ نہیں بیٹھتے ازراہ محبت و نصیحت فرمایا کہ "ہم آپ سے خوش نہیں ہیں" میں نے بے تکلفی سے عرض کی "جن کے پاس ہم آتے ہیں وہ تو ہم سے خوش ہیں" بس میرا اتنا عرض کرنا تھا کہ حضرت مولوی صاحب فرط محبت کی وجہ سے مجھ سے لپٹ گئے اور فرمایا کہ آپ نے سچ کہا واقعی ہم سب کے مطلوب و مقصود تو حضرت اقدس ہی ہیں اور حضور ہی کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کی رضا مضمر ہے۔

حضرت منشی اروڑا صاحب

غالباً ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء کی بات ہے کہ قادیان میں آل انڈیا ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مسٹر ایچ اے والٹر تشریف لائے

لاہور کے ایف سی کالج کے وائس پرنسپل مسٹر ڈکاسن بھی تھے۔ مسٹر والٹر ایک کٹر مسیحی تھے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعلق ایک کتاب لکھنا چاہتے تھے۔ انہوں نے قادیان آکر سلسلہ کے مختلف ادارے دیکھے اور بالآخر خواہش ظاہر کی کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی پرانے صحبت یافتہ عقیدت مند کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ قادیان کی مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیم اور فدائی صحابی منشی محمد اروڑا صاحب سے ان کی ملاقات کرائی گئی۔ اس وقت منشی صاحب مرحوم نماز کے انتظار میں مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ رسمی تعارف کے بعد مسٹر والٹر نے منشی صاحب سے دریافت کیا کہ:-

"آپ مرزا صاحب کو کب سے جانتے ہیں اور آپ نے ان کو کس دلیل سے مانا اور ان کی کس بات نے آپ پر زیادہ اثر کیا"؟

منشی صاحب نے جواب میں بڑی سادگی سے فرمایا:-

"میں حضرت مرزا صاحب کو ان کے دعویٰ سے پہلے کا جانتا ہوں۔ میں نے ایسا پاک اور نورانی انسان کوئی نہیں دیکھا۔ ان کا نور اور ان کی مقناطیسی شخصیت ہی میرے لئے ان کی سب سے بڑی دلیل تھی۔ ہم تو ان کے منہ کے بھوکے تھے۔"

یہ کہہ کر حضرت منشی صاحب حضرت مسیح موعود کی یاد میں بے چین ہو کر اس طرح رونے لگے کہ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی جدائی میں بلک بلک کر روتا ہے۔ اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ یہ نظارہ دیکھ کر ان کا رنگ سفید پڑ گیا تھا۔ اور وہ محو حیرت ہو کر منشی صاحب موصوف کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے۔ اور ان کے دل میں منشی صاحب کی اس سادہ سی بات کا اتنا اثر تھا کہ بعد میں انہوں نے کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا اور لکھا کہ:-

"مرزا صاحب کو ہم غلطی خوردہ کہہ سکتے ہیں۔ مگر جس شخص کی صحبت نے اپنے مریدوں میں ایسا گہرا اثر پیدا کیا ہے اسے ہم دھوکے باز ہرگز نہیں کہہ سکتے۔" (احمدیہ موومنٹ مصنفہ مسٹر ایچ اے والٹر) (در منثور مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ص۶۹ تا ص۷۲)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"مجھے وہ نظارہ کبھی نہیں بھولتا اور نہیں بھول سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گذرے تھے کہ ایک دفعہ باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلایا۔ اور خادمہ یا کسی بچے نے بتایا کہ دروازہ پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے۔ میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا یہ اماں جان کو دے دیں اور یہ کہتے ہی ان پر ایسی رقت طاری ہو گئی اور وہ چیخیں مار کر رونے لگ گئے۔ اور ان کے رونے کی حالت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہے میں کچھ حیران سا ہو گیا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں۔ لیکن میں خاموش کھڑا رہا اور انتظار کرتا رہا کہ وہ خاموش ہوں تو ان سے رونے کی وجہ دریافت کروں۔ اسی طرح وہ کئی منٹ تک روتے رہے منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی۔ پہلے کچہری میں وہ چپڑاسی کا کام کرتے تھے پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا۔ اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے پھر اور ترقی کی۔ پھر اور ترقی کی تو سررشتہ دار ہو گئے۔ اس کے بعد ترقی کر کے نائب تحصیلدار ہو گئے۔ اور پھر تحصیلدار ہو کر ریٹائر ہوئے ابتداء میں ان کی تنخواہ دس پندرہ روپے سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔

جب ان کو ذرا صبر آیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا۔ مگر جب بھی مجھے چھٹی ملتی میں قادیان آنے کے لئے چل پڑتا تھا۔ سفر کا بہت سا حصہ پیدل طے کرتا تھا تا کہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں۔ مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہوتا۔ یہاں آ کر جب میں امراء کو دیکھتا کہ سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا روپیہ جمع کر دیتے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی روپیہ ہو اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی (اس وقت ان کی تنخواہ شاید بیس پچیس تک پہنچ گئی تھی) اور میں نے ہر مہینہ کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی اور میں نے اپنے دل میں یہ نیت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی جو میں چاہتا ہوں تو میں اسے پونڈ کی صورت میں تبدیل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں گا پھر کہنے لگے جب میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہو گئی تو وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنا شروع کر دی اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو دوسرا پونڈ لیا۔ اسی طرح میں آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کر کے انہیں پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرتا رہا اور میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں گا مگر جب دل کی آرزو پوری ہو گئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو ... یہاں تک پہنچے تھے کہ پھر ان پر

(بقیہ صفحہ ۲)

رقت کی حالت طاری ہو گئی اور وہ رونے لگ گئے آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرہ کو اس طرح پورا کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہو گئی۔

یہ اخلاص کا ایک شاندار نمونہ ہے کہ ایک شخص چندے بھی دیتا ہے۔ قربانیاں بھی کرتا ہے۔ مہینہ میں دو تین مرتبہ جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان بھی پہنچ جاتا ہے سلسلہ کے اخبارات اور کتب بھی خریدتا ہے۔ مگر پھر امراء کو دیکھ کر اس کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سونا پیش کرتے ہیں میں کیوں پیچھے رہوں۔ (باقی)

پادری عبد الحق صاحب کے نام مباحثہ کے متعلق آخری چٹھی

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

رسالہ "مباحثہ مصر" کی اشاعت کے ساتھ پادری صاحب موصوف کو اس کا مہذبانہ جواب لکھنے کی دعوت دی گئی تھی۔ پادری صاحب نے مناظرہ کے لئے چیلنج کی صورت پیدا کر دی۔ مگر اب وہ اس بارے میں صریح گریز کر گئے۔ اس سلسلہ میں اس وقت ہماری یہ آخری چٹھی ہے جو رجسٹرڈ پادری صاحب کے نام بھیجی جا چکی ہے۔

(۱) جناب پادری عبد الحق صاحب!

السلام علی من اتبع الھدیٰ

(۱) رسالہ "مباحثہ مصر" کی اشاعت کے ساتھ ٹائیٹل پیج پر آپ کے نام جو کھلی چٹھی خاکسار نے ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو شائع کی تھی اور جسے بصیغہ رجسٹری (چنیوٹ گڑھ) آپ کے نام بھجوایا گیا تھا۔ اس پر آپ نے چاہا تھا کہ فریقین کے متعدد اہم مسائل عقائد پر تحریری بحث ہو جائے اس پر خاکسار نے ۲۲ نومبر ۱۹۶۱ء کو عیسائیت اور اسلام کے آٹھ مسائل پر سیر حاصل بحث کی مفصل تجویز پیش کی۔ ایک دو چٹھیوں کے بعد میرے مفصل مکتوب مورخہ ۷ جنوری ۱۹۶۲ء پر آپ بالکل خاموش ہو گئے تھے لمبا انتظار کرنے کے بعد آخر میں نے ۲۸ مارچ ۱۹۶۲ء کو آپ کی خدمت میں لکھا کہ:-

"میری آخری رجسٹرڈ چٹھی مورخہ ۷-۱-۶۲ کا آپ کی طرف سے کوئی جواب آج تک موصول نہیں ہوا۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ بالکل لاجواب ہو گئے ہیں۔ پس اب میری طرف سے بھی یہ آخری یاد دہانی ہے۔"

(۲) اچانک مجھے ۷-۴-۶۲ کو لاہور سے آپ کی چٹھی ربوہ میں موصول ہوئی جس میں آپ نے لکھا کہ شرائط مناظرہ کے زبانی تصفیہ کے لئے تین دن تک اگر لاہور نہ آئیں گے تو یہ معاہدہ ہمیشہ کے لئے ختم سمجھا جائے گا۔ میں نے اسی وقت بذریعہ رجسٹرڈ چٹھی آپ کو اطلاع دے دی کہ میں ۱۱ اپریل کو تصفیہ شرائط کے لئے لاہور پہنچ جاؤں گا۔ انشاء اللہ۔ ساتھ ہی میں نے اپنے عزیز دوست جناب شیخ عبد القادر صاحب فاضل کو بھی خط لکھا کہ وہ آپ کے گھر جا کر آپ کو یہ اطلاع دیدیں۔

کل مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۶۲ء کو صبح خاکسار اپنے مہربان بھائی جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کی معیت میں جب لاہور پہنچا تو جناب شیخ صاحب موصوف نے ریلوے اسٹیشن پر بتلایا کہ وہ آپ سے مل چکے ہیں اور گیارہ بجے دن کا وقت گفتگو کے لئے مقرر ہے۔ انہوں نے آپ کی ۱۰ اپریل کی گفتگو کا بھی تذکرہ فرمایا تھا۔ ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ آپ کو بھی انصاف و سچائی سے بات کرنے کی توفیق بخشے۔

(۳) آپ کو معلوم ہے کہ مقررہ وقت پر ٹھیک گیارہ بجے دن خاکسار مجوزہ گفتگو کے لئے آپ کے گھر وارث روڈ پہنچ گیا تھا میرے ساتھ جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل، جناب شیخ عبد القادر صاحب فاضل، جناب چوہدری محمد لطف اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ اور عزیز بشیر الدین احمد بھی تھے آپ کے پاس بھی بعض عیسائی صاحبان تشریف فرما تھے۔ زبانی گفتگو شروع ہوئی آٹھوں مضمونوں پر تحریری بحث کا زبانی تصفیہ ہو گیا۔ مگر آپ اس بات پر اڑ گئے کہ الوہیت مسیح پر بحث نہیں کرینگے بلکہ پہلے تثلیث پر بحث ہو گی۔ میں نے بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ اگر الوہیت ثابت ہو جائے تو آپ کی ساری بات طے ہو جاتی ہے۔ نیز آپ خود صرف الوہیت مسیح پر جہلم میں مولانا شمس صاحب سے بحث کر چکے ہیں اب یہ ضد تو محض گریز کے لئے ہے۔ مگر پادری صاحب! آپ نے اپنی ضد کو ترک نہ کیا۔ جس پر میں نے کہا کہ بجائے زبانی تکرار کے فریقین اپنی اپنی بات تحریر میں لائیں۔ اور ان تحریرات کا تبادلہ ہو کر ہم کسی نتیجہ پر پہنچیں۔ چنانچہ یہ سلسلہ شروع ہو گیا والحمد للہ کہ اس کا بہتر نتیجہ نکل آیا اور ہمارے ہاتھ میں پادری صاحب کے فرار پر ان کی تحریری شہادت آگئی۔

۴۔ جناب پادری صاحب! آپ کو معلوم ہے اور میری تحریرات کی دستخطی نقول آپ کے پاس موجود ہیں کہ جب میں نے دیکھا۔ کہ آپ تثلیث کو پہلے رکھنے پر اصرار کی آڑ میں مناظرہ سے ہی گریز اختیار کر رہے ہیں۔ تو میں نے آپ کو لکھ کر دیدیا۔ کہ بہت اچھا! آپ عیسائیت کے چاروں عقائد کی جو ترتیب چاہیں مقرر کر لیں۔ جس مضمون کو مقدم رکھنا چاہیں۔ اُسے ہی مقدم کر لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ہم اسلامی مسائل میں مقدم و مؤخر کے لحاظ سے خود ترتیب قائم کریں گے۔ لیکن آپ نے ہماری اس تحریری صراحت کے باوجود مناظرہ منظور نہ کیا۔ میں نے دوبارہ لکھ کر دیا کہ:۔

"اگر آپ کو یہ بھی منظور نہیں کہ فریقین اپنے اپنے مضامین پر خود ترتیب کر لیں۔ تو پھر میرے نزدیک مزید لکھنے کی ضرورت نہ ہوگی انشاء اللہ العزیز ہماری خط و کتابت شائع ہونے پر اہل علم لوگ خود فیصلہ کریں گے کہ کونسا فریق مناظرہ سے انحراف کر رہا ہے"

اس چھٹی کے وصول کرنے پر آپ نے تحریری جواب دینے سے انکار کر دیا۔ تو میں نے اسی وقت آپ کو لکھدیا کہ:۔

"پادری صاحب! آپ نے میری آخری چھٹی پر جواب دینے سے انکار کر دیا ہے گویا آپ مناظرہ کرنا نہیں چاہتے اس لئے ہم! جو محض آپ سے شرائط طے کرنے کے لئے لاہور آپ کی کوٹھی پر آئے تھے۔ افسوس کے ساتھ جا رہے ہیں اگر پھر بھی آپ کبھی عزم کر کے مساوی شرائط پر مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو اطلاع فرمادیں۔ ہم آئندہ انشاء اللہ تیار ہوں گے والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

۵۔ میری اس چھٹی پر آپ مجبور ہو گئے کہ کچھ لکھیں۔ چنانچہ آپ نے غالباً بلا سوچے سمجھے مجھے لکھکر دیا کہ:۔

"اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ حق بجانب ہیں تو تین غیر جانبدار علماء جو نہ احمدی ہوں نہ مسیحی بطور ثالث بہ رضامندی فریقین مقرر کر لیں ان کا یہ فیصلہ تسلیم کر لوں گا"

جس کے سننے سے سب سامعین ورطۂ حیرت میں تھے۔ کہ پادری صاحب کیا کر رہے ہیں۔

کیونکہ ابھی تک آٹھوں مضامین کی ترتیب پر سارا جھگڑا تھا۔ پادری صاحب الوہیت مسیح پر پہلے بحث کرنا نہیں چاہتے تھے اور ہم نے گریز کے اس راستہ کو بند کرنے کی خاطر پادری صاحب کو اختیار دے دیا تھا کہ وہ جس مضمون کو پہلے رکھنا چاہیں۔ بے شک پہلے رکھ لیں۔ اب یہ غیر جانبدار علماء کی انجمن پیدا کرنے کا کیا مطلب؟ اس سے کس بات کا فیصلہ کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ مضمون طے ہو چکے ہیں اور ترتیب بھی پادری صاحب کی مرضی کے مطابق مان لی گئی۔ اس سے زیادہ کوئی شرط ابھی تک زیر بحث نہ آئی تھی تاہم میں نے اسی وقت پادری صاحب کو لکھکر دیدیا کہ:۔

"پادری صاحب! آپ نے تین غیر جانبدار علماء کو حیات کیلئے ثالث مقرر کرنا چاہا ہے۔ وہ بات بھی لکھدیں اور اپنے مجوزہ علماء کے نام بھی لکھدیں۔ ہم نے جناب کو اختیار دے دیا تھا۔ کہ چاروں مضامین آپ اپنی ترتیب سے لکھ دیں گے اور ہم بھی اپنے چاروں مضمون اپنی ترتیب سے لکھ دیں گے۔ مگر آپ نے اسے بھی منظور نہیں کیا۔ افسوس آپ یونہی علماء کے تقرر کی طرف جا رہے ہیں۔ اچھا آپ کی مرضی۔ اب ان حالات میں آپ کی کوٹھی پر بیٹھکر خط و کتابت کرنے یا گفتگو کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اسلئے مجبوراً ہم جا رہے ہیں۔ آپ اگر تقرر علماء ضروری سمجھتے ہیں۔ تو میری اس چھٹی کا جواب مجھے بذریعہ ڈاک بھیج دیں میں جواب دے سکوں گا۔ انشاء اللہ"

جناب پادری صاحب آپ کو یاد ہوگا۔ کہ جب آپ پر گریز کے سب راستے بند ہو گئے تھے تو آپ نے لاچار ہو کر اور بلا سوچے سمجھے محض ٹالنے کے لئے بغیر اس بات کے تعین کرنیکے جس کے لئے آپ خواہ مخواہ غیر جانبدار علماء کی ثالثی چاہتے ہیں مجھے چھٹی لکھی کہ:۔

"مولوی ابوالعطاء صاحب۔ آپ ہی تین غیر جانبدار علماء کا جو لاہور میں موجود ہیں نام لکھدیں۔ اگر مجھے کسی خاص شخص پر اعتراض ہوگا تو میں وجہ سمیت عرض کر دوں گا ورنہ قبول کر لوں گا"

(خادم عبد الحق ۱۱ اپریل ۱۹۶۲ء)

مجھے رہ رہ کر تعجب آتا ہے کہ آپ میں اتنی جرأت کیوں پیدا نہیں ہوتی کہ جب آپ تحقیقی مناظرہ نہیں کر سکتے۔ تو صاف کہدیتے کہ مجھے معذور سمجھا جائے۔ ہم اتمام حجت خود چاہتے ہیں۔ مگر کسی کو مجبور کر کے مناظرہ پر آمادہ نہیں کر سکتے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے اس رویہ سے ہر کس و ناکس پر آپ کی لاچارگی عیاں ہے۔ ورنہ پہلے آپ وہ بات تو بتاتے۔ جس کے لئے "غیر جانبدار علماء" کی ثالثی کی ضرورت تھی؟ پھر مزید تعجب یہ ہے کہ تجویز خود پیش کریں اور نام مجھ سے لکھوائیں۔ پادری صاحب! آپ نے مشہور ضرب المثل "نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے" پر عمل پیرا ہونا کیوں ضروری سمجھا؟ کیا یہ جاء الحق و زھق الباطل کا نظارہ نہیں۔ اور کیا یہ احمدیت کے دلائل قاہرہ کا اثر نہیں کہ عیسائیوں میں بزعم خود چوٹی کا پادری بھی حضرت کاسر الصلیب علیہ السلام کے ادنیٰ ترین شاگرد کے سامنے لرز رہا ہے اور تار عنکبوت پر سہارا لینا چاہتا ہے؟

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار:۔

(ابو العطاء جالندھری)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اجتماع عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی

جماعتہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی کے عہدیداروں کا ایک تربیتی اجتماع بتاریخ ۴ و ۵ اور ۶ مئی ۱۹۶۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مسجد نور جماعت احمدیہ مری روڈ راولپنڈی میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مرکزی علماء کرام۔ بزرگان سلسلہ بعض ناظر صاحبان اور وکلاء صاحبان اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائیں گے۔ نیز محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب پراونشل امیر صاحب نے بھی اجلاس میں شرکت منظور فرمائی ہے۔ تربیت کے لحاظ سے یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ ضلع راولپنڈی کی تمام جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے تمام عہدیداران کو اس بابرکت اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں تاکہ وہ اس تربیتی موقعہ سے مستفید ہوں۔ احباب موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت راولپنڈی کی طرف سے ہوگا۔

(چوہدری مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

تبصرہ

اصحاب احمد جلد دہم و تابعین اصحاب احمد جلد دوم

از محترم قاضی ظہور الدین اکمل صاحب ربوہ

یہ دو مفید دلچسپ اور ایمان افروز کتب میرے مطالعہ میں آئیں۔ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کو جزائے خیر دے جو یہ تاریخی کام بڑی محنت سے سرانجام دے رہے ہیں میں احباب جماعت احمدیہ میں پرجوش تحریک کرتا ہوں کہ ان کتب کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں خصوصاً پاکستان۔ تاکہ اس سے اگلا جمع شدہ مواد شائع ہو سکے۔ ملک صاحب کے پاس بہت سا ذخیرہ جمع ہے جو محض مالی تنگی کی وجہ سے رکا پڑا ہے۔ ہر علاقہ۔ ضلع و تحصیل کے احمدی اصحاب و تابعین خصوصاً دیہات کے افراد کے حالات قلمبند ہونے چاہئیں۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب آف ہوتی مردان نے اس کی بہتر مثال پیش کی ہے اور ایسا مجموعہ سرحد کے بارے میں اپنے خرچ پر شائع کیا ہے۔ اسی طرح ہماری اولادیں رشتہ دار مرکز احمدیت سے وابستہ رہیں گے یا رکھے جا سکیں گے"

قیمت اصحاب احمد جلد دہم ۲½ روپے۔ تابعین اصحاب احمد جلد دوم ۱½ روپیہ (علاوہ محصولڈاک)

ملنے کا پتہ:۔ احمدیہ بکڈپو۔ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ

درخواست دعا۔ میری بچی محمودہ اختر جس کی عمر سولہ سترہ سال ہے ٹائیفائڈ سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

بیرم خاں از گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ

فہرست السابقون الاولون تحریک جدید سال ۲۸

۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کرنے والے مجاہدین سبقت بالخیرات کی خوبی کے پیش نظر احباب جماعت کی دعاؤں کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے ایسے احباب کی ایک قسط درج ذیل ہے ان کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے

نام معطی مع جماعت	ادا کردہ رقم
راجہ فضل الٰہی صاحب جنجوعہ بھیرہ	۶-۰۰
میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد	۴۶-۰۰
ملک گل شیر خان صاحب صدر جماعت جوہر آباد	۹-۰۰
،، ،، منجانب والدہ صاحبہ ،،	۵-۲۵
رانا محمد خان صاحب منجانب والدہ صاحبہ ،،	۶-۰۰
امتہ جوائی صاحبہ والدہ	
ملک شریف احمد صاحب ،،	۵-۲۵
چوہدری خیر الدین صاحب چک ۱۸ ایم- بی قائد آباد	۷-۰۰
مرزا عالم بیگ صاحب اکاؤنٹنٹ بندیال بس ،،	۲۰-۵۰
جان محمد صاحب چک نمبر ۸ ایم- بی ،،	۵-۳۷
محمد خلیل الرحمٰن صاحب گھوگھیاٹ میانی	۶-۳۷
مخدوم محمد ایوب صاحب ،،	۲۸-۰۰
ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب دہلوی ،،	۵-۰۰
حافظ سید بشیر احمد صاحب ،،	۹-۰۶
مخدوم فاروق اعظم صاحب ،،	۱۳۰-۰۰
ملک محمد افضل صاحب ،،	۹۱-۰۰
اہلیہ صاحبہ و بچگان ،،	۷-۲۵
مخدوم محمد اجمل صاحب ،،	۱۴-۰۰
ملک غلام حسین صاحب ،،	۱۱-۳۱
حکیم محمد رمضان صاحب ،،	۱۲-۱۲
قاضی کامل دین صاحب ،،	۶-۰۰
محترمہ شریف بیگم صاحبہ ،،	۶-۰۰
،، مسرت بیگم صاحبہ ،،	۵-۵۰
میاں خدا بخش صاحب مرحوم ادرحمہ ،،	۲۴-۲۷
چوہدری محمد سعید صاحب راجپوت ،،	۱۱-۳۷

نام معطی مع جماعت	ادا کردہ رقم
چوہدری میاں خدا بخش صاحب پڑہار ادرحمہ	۱۷-۵۰
ماسٹر محمد حیات صاحب ،،	۶-۰۰
محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال ،،	۱۳-۲۵
فاطمہ بی بی صاحبہ بیوہ خوشی محمد صاحب پڑہار ،،	۵-۲۵
ملک دین صاحب بھاگت ،،	۵-۰۰
ماسٹر شبیر علی صاحب صدر جماعت ،،	۵-۵۶
نذر محمد صاحب ولد میاں تاج الدین صاحب راجپوت ،،	۲۷-۶۳
ماسٹر حنیف صاحب ،،	۶-۰۰
غلام علی صاحب پڑہار ،،	۵-۵۰
محمد حیات صاحب ولد علی محمد صاحب ،،	۵-۰۶
ماسٹر احمد دین صاحب پڑہار ،،	۱۵-۰۰
چوہدری مظفر علی صاحب ،،	۵-۰۰
شیخ دوست محمد صاحب کوٹ مومن	۲۲-۳۱
میاں نور الدین صاحب مرحوم ،،	۴۸-۰۰
[illegible] اللہ بخش ،،	۲۱-۴۴
شیخ منیر احمد صاحب	۶-۵۰
شیخ ظہور احمد صاحب ،،	۱۷-۵۰
شیخ مبارک احمد صاحب، نصیر احمد صاحب بشارت احمد صاحب، منور احمد صاحب کوٹ مومن	۷-۰۶
گلزار احمد صاحب ولد، محمد بخش صاحب ،،	۵-۰۶

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

جماعت احمدیہ ہڈیارہ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۵/۴/۶۲ بروز اتوار گیارہ بجے صبح جماعت احمدیہ ہڈیارہ کا تربیتی جلسہ زیر صدارت چوہدری منور لطف اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے صوبیدار حمید احمد صاحب نے قرآن شریف کی تلاوت فرمائی۔ پھر مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی ضلع لاہور نے حضرت مصلح موعود کی ایک نظم سنائی۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا نے عیسائیوں سے ایک گفتگو کے دلچسپ حالات سنائے جس میں بائیبل سے مسیح علیہ السلام کا مقام نبوت و رسالت ثابت کیا۔ اس کے بعد چوہدری شاہ محمد نے اس کے بعد خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے موضوع پر تقریر فرمائی اور ان تمام مساعی کا ذکر کیا جو جماعت احمدیہ نے مختلف ملکوں میں جاری کر رکھی ہیں۔ دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور کھانا کھانے کے بعد پونے تین بجے میاں عبد الحکیم صاحب صدر جماعت گنج مغپورہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد ملک منور احمد صاحب جاوید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلعم سے بیان فرمایا اس کے بعد منشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری نے اپنے قبول احمدیت کے حالات سنائے جو بہت ہی دلچسپ اور ایمان افروز تھے۔ اس کے بعد مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی ضلع لاہور نے رحمۃ اللعالمین کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم شیخ عبد القادر صاحب فاضل نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند واقعات بیان فرمائے جو بہت ہی ایمان افروز تھے۔ آخر میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے تقریر فرمائی جو نہایت جامع اور پر اثر تھی۔ تمام کارکنان نے محنت سے کام کیا۔ جزاھم اللہ۔

(حمید احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور)

عہدیداران خدام الاحمدیہ چندوں کی وصولی کی طرف خاص توجہ دیں

جیسا کہ قبل ازیں بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے مختلف چندوں کی آمد تدریجی بجٹ کے لحاظ سے بہت کم ہے سال رواں کے ساڑھے پانچ ماہ گزر چکے ہیں۔ لیکن چندہ مجلس کی آمد بمشکل بجٹ کا ایک چوتھائی ہوئی ہے۔ چندہ سالانہ اجتماع اور عطیہ تعمیر کی آمد تو اس سے بھی کم ہے

اس لئے عہدیداران خدام الاحمدیہ سے التماس ہے۔ کہ وہ چندوں کی وصولی اور مرکز میں ترسیل کی طرف توجہ دیں۔

۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء کو ہمارا نصف سال ختم ہو جائے گا۔ ہر مجلس کو یہ بات مد نظر رکھنی چاہیئے کہ چندوں کی وصولی کے لئے جو بھی کوشش کی جائے اس کا مقصد یہ ہو کہ ۳۰ اپریل تک ہر مجلس اپنے بجٹ کا کم از کم نصف حصہ ضرور ادا کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ بقایا داران اور نادہندگان سے پورا پورا رابطہ پیدا کیا جائے۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱- داخلہ سی ایس ایس اگزیمنیشن کلاس

وسط جون تا وسط ستمبر کوہ مری میں۔ آغاز کار ۱۵/۶/۶۲ فیس بکرم ٹرم ۹۰/۵۰ روپے فی لازمی مضمون لائبریری و ہوسٹل موجود۔ داخلے کے متمنی امیدواران۔ ایڈوائزر سی ایس ایس اگزیمنیشن کلاس یونیورسل اورنٹیل کالج لاہور سے رابطہ قائم کریں۔ (پ- ٹ ۲۲/۴/۶۲)

۲- آرمی ریگولر کمیشن

اکتیسواں پی ایم اے لانگ کورس۔ شرائط:۔ سینیر کیمبرج یا انٹرمیڈیٹ۔ عمر یکم ۱/۴/۶۲ کو ۱۷ تا ۲۲ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۳۰/۵/۶۲ تک بنام پی اے ڈائرکٹریٹ پی اے ۳۰ (ا ے) لے چیز برانچ جنرل ہیڈکوارٹرس راولپنڈی۔ مجوزہ فارم دفاتر بھرتی سے یا منظور شدہ کالجوں سے لیں (پ ٹ ۲۲/۴/۶۲)

۳- سول اوورسیرس

لاہور میونسپل کارپوریشن۔ تنخواہ ۱۳۰-۲-۲۰۰۰-۲۲۰-۱۰-۳۰۰۔ عمر ۲۵ تک درخواستیں ۵/۵/۶۲ بنام چیرمین لاہور میونسپل کارپوریشن لاہور (پ۔ ٹ ۲۳/۴/۶۲)

۴- مرکنٹائل میرین اکیڈمی چٹاگانگ

ناٹیکل و انجینئرنگ کیڈٹس۔ امتحان داخلہ ۳ تا ۶ جولائی ۶۲ء کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور ڈھاکہ۔ سلہٹ۔ راجشاہی و چٹاگانگ۔ مستحقین کو وظائف — شرائط:۔ غیر شادی شدہ۔ الیف ایس سی یا سینیر کیمبرج (ریاضی و فزکس) عمر ۱/۹/۶۲ کو ۱۶ تا ۱۹ فارم درخواست کے لئے سیکشن آفیسر (ایم- ایم) ڈائرکٹریٹ جنرل آف پورٹس اینڈ شپنگ۔ سمرسیٹ ہاؤس۔ کراچی سے باہر سپیشل آفیسر مرکنٹائل میرین ڈیپارٹمنٹ چٹاگانگ سے درخواستیں ۳۱/۵/۶۲ تک (پ۔ ٹ ۲۳/۴/۶۲)

۵- مستقل کمیشن پاکستان نیوی

امتحان داخلہ برائے کیڈٹس پاکستان نیوی کی ایگزیکٹو۔ سپلائی۔ انجینئرنگ و الیکٹریکل برانچز ۳ تا ۶ جولائی ۶۲ء کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ڈھاکہ۔ راجشاہی و سلہٹ میں شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ (فزکس و ریاضی) یا سینیر کیمبرج۔ غیر شادی شدہ۔ عمر ۱/۷/۶۲ کو ۱۶ تا ۲۰ درخواستیں۔ ۱/۶/۶۲ تک۔ فارم نزدیک ترین دفتر بھرتی سے یا نیوی رکروٹنگ سینٹر سے یا نیول ہیڈ کوارٹرس (ایجوکیشن ڈائرکٹریٹ) کراچی سے لیں۔ (پ۔ ٹ ۲۳/۴/۶۲)

۶- بھرتی پاکستان نیوی

ڈائرکٹ انیٹری۔ شرائط: میٹرک سائنس۔ بصورت لگ وسٹوارٹ نان میٹرک عمر ۱۶ تا ۲۱۔ چھاتی ۳۰ تا ۳۵۔ قد ۵ فٹ۔ ۵ انچ وزن ۱۱۵ پونڈ تعلیمی سرٹیفکیٹ پیش ہوں معذانہ بھرتی دفتر بھرتی سرگودھا۔ (سرکلر ۱۵۵/۲/A RO/۱۲-۵-۶۲ سرگودھا)

درخواست دعا:۔ احمد علی ولد دین ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ بیمار ہے اس کی صحت کے لئے احباب دعا کریں۔ (محمد الدین قلعہ صوبا سنگھ)

مصر کے مزید پھل اور ترکاریاں یورپ کیلئے

برآمدی مقدار میں پچیس فیصدی کا اضافہ

مصر سے برآمد ہونے والے پھلوں اور بعض ترکاریوں کی مقدار گزشتہ چار سال میں پچیس فی صدی زیادہ ہو گئی ہے۔ پچھلے سال نارنگیوں، چکوتروں، خربوزوں اور ترکاریوں خصوصاً ٹماٹر، مٹر اور بھنڈیوں کی مجموعی مقدار بیس ہزار ٹن ہو گئی۔ لبنان، سعودی عرب اور سوڈان جیسے پڑوسی ملکوں میں اپنی منڈیاں قائم کرنے کے علاوہ مصری باغوں کی پیداوار اب بعض یورپی ملکوں میں بھی فروخت ہونے لگی ہے۔ ان ملکوں میں ڈنمارک، سوڈان، سوئٹزرلینڈ، مغربی جرمنی، مشرقی جرمنی، چیکوسلواکیہ اور یوگوسلاویہ شامل ہیں اس سال لندن کے بازار میں بھی ان کی کھپت شروع ہو جائے گی۔

مصر کے اس برآمدی اضافے میں اقوام متحدہ کے ادارۂ خوراک و زراعت نے بڑی مدد کی ہے۔ ڈنمارک کے مسٹر ولی لمہولٹز ۱۹۵۷ء میں مصر بھیجے گئے تھے۔ اس سے قبل اسی قسم کی تقرری پر وہ ریاستہائے متحدہ کے کاموں کے ادارے کی طرف سے یونان میں مقرر ہو چکے تھے

اعلےٰ پیداوار

حال ہی میں ادارۂ خوراک و زراعت کے صدر مقام واقع روم پہنچنے کے بعد ایک ملاقات پر مسٹر لمہولٹز نے کہا "میں نے معلوم کیا کہ مصر میں اچھی قسم کے اور بعض بہت ہی اعلےٰ قسم کے پھل اور ترکاریاں پیدا ہوتی ہیں۔ دقت یہ تھی کہ باغوں سے روزانہ نکاسی صحیح طریقے پر نہیں ہوتی تھی۔ صفائی ستھرائی اور درجہ بندی کے اعتبار سے زیادہ خیال رکھے بغیر ان کو زیادہ مقدار میں ایک ساتھ باندھ دیا جاتا تھا۔

مسٹر لمہولٹز کے قاہرہ پہنچنے سے پہلے بھی حکومت مصر نے تہیہ کیا تھا کہ اس صورت حال کا کوئی نہ کوئی تدارک کیا جائے اور اس نے موصوف کا یہ اوّلین مشورہ مان لیا کہ پیکنگ کا ایک ابتدائی مرکز قائم کیا جائے چنانچہ پہلا مرکز بنہا میں قائم ہو گیا جہاں روزانہ ۵۰ ٹن پھلوں کی صفائی اور چھٹائی ہونے لگی۔ دریائے نیل کے ڈیلٹے پر قاہرہ سے ۴۵ میل جانب شمال مصری سنتروں وغیرہ کا یہ سب سے بڑا علاقہ ہے پیکنگ کے اس مرکز پر باقاعدہ رکھ رکھاؤ اور دیکھ بھال کا کام ہوتا تھا - - - - - - - - - - - - - ۱۹۵۹ء میں اس کارخانے نے مکمل ہو کر کام شروع کر دیا۔ اس سے اگلے سال کے آخر تک پیکنگ کے ایسے چار اور مرکزوں نے کام شروع کر دیا۔

پیکنگ کے اور مرکز بلبیس، اسیوط، فایوم اور قاہرہ میں قائم کئے گئے۔ جہاں پہلے دو مقامات پر پچاس پچاس اور باقی دو پر دس دس ٹن پھل روزانہ چھانٹے جانے لگے۔ ان کے علاوہ پندرہ ٹن پھلوں کے لئے ایک اور مرکز آزاد صوبے میں قائم ہوا۔ مسٹر لمہولٹز کا کہنا ہے کہ پیکنگ کے ان سب مرکزوں پر روزانہ آٹھ گھنٹے کام کرنے سے مجموعی طور پر دو سو دس ٹن پھلوں کی چھٹائی اور بندھائی ہونے لگی۔ آٹھ آٹھ گھنٹے کے دو یا تین شفٹ کر دئے جائیں تو مقدار دو گنی یا تین گنی ہو سکتی ہے۔

صحت مندانہ طریقہ عمل

مسٹر لمہولٹز نے بتایا کہ پیکنگ کے ان مرکزوں پر جدید وضع کی کلیں لگائی گئی ہیں۔ صرف تین مرحلوں پر انسانی ہاتھ لگتا ہے۔ پھل توڑتے وقت، ان کی درجہ بندی کے وقت اور پیٹی میں بند کرتے وقت۔ تاہم متحدہ عرب جمہوریہ جیسے ملکوں میں مشینری کے استعمال کا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ انسان کی محنت کا نعم البدل ہو جائے۔ کیونکہ کام کرنے والوں کی بڑی افراط ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ میں ارباب حل و عقد نے انسانی محنت اور مشینوں کے کام کو اطمینان بخش حد تک ملا دیا ہے۔ مقصد یہ نہیں ہے کہ کام کی اُجرتوں میں کمی ہو جائے بلکہ مختلف طریقوں کی سہولتیں بہم پہنچانا اصل غرض یہ ہے۔ نیز یہ کہ پھلوں کا عام رکھ رکھاؤ ممکن ہو جائے جو پھلوں کی درآمد کے لئے ضروری ہے۔

مسٹر لمہولٹز نے بتایا کہ کام کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ پھلوں سے خاک دھول صاف کی جائے اور پھر کیڑے مار دوا چھڑک کر انہیں بے ضرر بنایا جائے اور اس کے بعد ان پر چمک پیدا کی جائے پھر قسم اور اعتبار کے لحاظ سے درجہ بندی اور اس کے بعد بین الاقوامی شرائط کے مطابق پیٹیوں میں انہیں پیک کرنے کا کام ہوتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یورپی اقتصادی تعاون کے ادارے نے درجہ بندی اور پیکنگ کے جو بین الاقوامی معیار مقرر کئے ہیں۔ ان کے مطابق مصر میں کام ہونے لگا ہے تاہم مقامی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض باتوں میں معمولی تبدیلیاں کر لی گئی ہیں۔

ضائع ہونے میں کمی

مسٹر لمہولٹز نے کہا کہ شروع دنوں کے برعکس جبکہ سامان کے ضائع ہونے کی شرح چالیس فیصدی کی حد تک سے زیادہ تھی اب پانچ فیصدی سے بھی کم رہ گئی ہے۔ نہ صرف اس نقصان کو دور کیا گیا ہے بلکہ جدید وضع پر ذخیرہ اور پیکنگ کرنے سے قیمتوں کے گرنے سے روکنے میں مدد ملتی ہے جو موسمی افراط کے باعث رونما ہوتی ہے اور اس طرح کاشتکاروں اور باغبانوں کی آمدنی استوار رہتی۔ اور بڑھتی رہتی ہے۔ ایک اور عمدہ پہلو یہ ہے کہ بازار میں سامان کی نمائش بہتر صورت میں ہوتی ہے۔ اب ان کا صرف پیکنگ ہی اچھا نہیں ہوتا بلکہ ان کو قرینے سے سجایا جا سکتا ہے اور اس طرح خریدتے وقت گاہک کو احساس ہوتا ہے کہ وہ کسی چیز خرید رہا ہے۔

برآمد ہونے والے مال کو صحیح بنیاد پر لانے کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ کے ارباب حل و عقد نے ادارے کے ماہر کی سفارشات کے بموجب برآمدی تجارت کا ایک بورڈ قائم کر دیا ہے۔ مسٹر لمہولٹز کا کہنا ہے کہ بورڈ مقامی سوداگران کے تعاون سے پیداوار کو باغوں سے باہر لے جانے اور غیر ملکی منڈیوں میں تقسیم کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ یہ کاشتکاروں کو پیداوار کے بہتر طریقوں کے بارے میں مشورے بھی دیتا اور اجتماعی تحصیل کی ذمہ داری لیتا ہے۔ مصریوں کی ایک جماعت بھی ہر وقت منڈیوں پر کڑی نظر رکھتی ہے۔

باشندگان مصر کام سیکھنے کے بڑے مشتاق تھے اور انہوں نے یہ کام اس خوش اسلوبی سے سیکھا ہے کہ اب پیکنگ کے مرکزوں کا اہتمام انہوں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

مسٹر لمہولٹز ۱۹۱۹ء میں کوپن ہیگن میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے وطن کی کمرشل یونیورسٹی میں مارکٹنگ کے موضوع پر چار سالہ نصاب لیا اور پھر ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اس مضمون کا مطالعہ کیا۔ ۱۹۴۵ء میں وہ ڈنمارک کے پھلوں کی برآمد سے متعلق امداد باہمی کے ادارے کے شریک منتظم مقرر ہوگئے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے برادر اصغر محمود احمد صاحب چیمہ بی ایس سی انجینئرنگ (آنرز) اسسٹنٹ ڈائریکٹر شعبہ برقیات واپڈا لاہور کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود طاہر محمود حافظ محمد صغیر صاحب چیمہ مرحوم صدر جماعت احمدیہ ڈنگہ کا پوتا اور چوہدری عالم دین صاحب آف شادی وال ثم قادیان کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نیز خاکسار کو آجکل بعض کاروباری مشکلات درپیش ہیں۔ نیز میرے فرزند ذاکر نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی اور کاروباری مشکلات کے ازالہ کے لئے درویشان قادیان و احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

(رسول احمد چیمہ صدر جماعت احمدیہ ڈنگہ ضلع گجرات)

درخواست ہائے دعا

میرا چھوٹا بھائی محمد برکات الٰہی جنجوعہ ایم ایس سی آنرز بغرض مزید تعلیم (پی ایچ ڈی کیمسٹری) کے لئے کینیڈا گیا ہوا ہے۔ نیز میں نے گزشتہ سال سے عدالت ہائے چنیوٹ میں وکالت کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ لہذا بزرگان سلسلہ درویشان قادیان و احباب جماعت سے ہم ہر دو و جملہ متعلقین کی دینی و دنیوی فلاح و بہبود کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد احسان الٰہی جنجوعہ پلیڈر چنیوٹ)

(۲) میرے بھائی عزیزم چوہدری رشید الدین صاحب طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور صحت بھی خراب رہتی ہے۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (لال دین چیمہ)

(۳) خاکسار کے لڑکے پر عرصہ ڈیڑھ سال سے مقدمہ دائر ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

(غلام محمد سیکرٹری انصار اللہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

قبر کے
عذاب سے بچو
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

پاکستان کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل کی قراردادوں پر عملدرآمد کا مطالبہ کریگا

پاکستان کے فارن سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی کا اعلان

راولپنڈی ۲۶ اپریل۔ وزارت امور خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی نے کل یہاں اخبار نویسوں سے ایک ملاقات میں کہا "پاکستان اقوام متحدہ پر زور دے گا کہ وہ کشمیر کے بارے میں حفاظتی کونسل کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنائے پرسوں ستائیس اپریل کو حفاظتی کونسل میں تنازعہ کشمیر پر پھر بحث شروع ہو رہی ہے۔

مسٹر دہلوی سے مسئلہ کشمیر پر بحث کے سلسلہ میں پاکستان کی پالیسی کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے کہا کہ پاکستان چاہتا ہے کہ کشمیر کے باشندوں کو حق خود اختیاری دیا جائے۔ حفاظتی کونسل اس اصول کو تسلیم کر چکی ہے اور اب اصل مسئلہ صرف یہ باقی ہے کہ فیصلوں پر عملدرآمد کیا جائے۔ مسٹر دہلوی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ مسئلہ کشمیر مذہبی نہیں بلکہ سیاسی ہے اور پاکستان سیاسی بنیاد پر ہی کشمیری عوام کے لئے لڑ رہا ہے۔ آپ نے کہا اس مسئلہ کو پاکستان اور بھارت میں محض ایک تنازعہ خیال کرنا ایک بہت بڑی غلطی کے مترادف ہوگا۔ یہ تنازعہ ان پینتالیس لاکھ کشمیریوں سے تعلق رکھتا ہے جو ایک آزاد اور غیر جانبدار استصواب کے ذریعہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنا حق خود اختیاری حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔

مسٹر دہلوی نے مزید بتایا کہ غیر منقسم ہندوستان کی ریاستوں کے مستقبل کے بارے میں اصول طے کر لئے گئے تھے اور آزادی کے حصول کے وقت پاکستان اور بھارت دونوں نے انہیں تسلیم کیا تھا۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ اب کوئی نئے اصول طے نہیں کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا بھارت بھی اس معاہدے کا ایک فریق ہے چنانچہ اس نے بہت سی ریاستوں کو اپنے علاقہ میں شامل کر لیا لیکن اس نے حیدر آباد پر فوجی قوت کے بل پر قبضہ کیا۔

مالدہ کے فسادات میں مسلمانوں پر گورکھا فوج کی فائرنگ

ڈھاکہ ۲۶ اپریل۔ سرحد پار سے موصول ہونے والی خبروں کے مطابق ضلع مالدہ میں مسلمانوں کے خلاف حالیہ فسادات میں حکومت مغربی بنگال کے حکم سے بھارتی فوج کے گورکھا دستوں نے مسلمانوں پر گولیاں چلائی تھیں جس سے متعدد مسلمان شہید ہو گئے۔

ان خبروں میں مزید بتایا گیا ہے کہ گورکھا دستوں نے بلبل چاندی اور ماشیا دیہات میں فائرنگ کی تھی۔ ان خبروں کے مطابق کانگرسی عناصر نے ضلع مالدہ میں آباد سنتھالیوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا تھا۔ حالیہ انتخابات کے دوران کانگرس کو اس علاقہ میں زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا اور کانگرسیوں نے الزام لگایا تھا کہ چونکہ مسلمانوں نے انہیں ووٹ نہیں دئے اس لئے ان کی پارٹی ہار گئی۔

انٹرمیڈیٹ امتحان ۲۲ مئی سے شروع ہونگے

لاہور ۲۶ اپریل۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ سیکنڈری ایجوکیشن کے کنٹرولر برائے امتحانات نے اعلان کیا کہ (پرانے نظام کے تحت) انٹرمیڈیٹ امتحان ۲۲ مئی ۱۹۶۲ء کو شروع ہوگا۔ انٹرمیڈیٹ امتحان حصہ اول (امتحان برائے گیارہویں جماعت) ۲ جون ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ شروع ہوگا۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی ملاقات

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۶ اپریل۔ اقوام متحدہ کے قائم مقام سیکرٹری جنرل او تھانٹ نے پاکستان کے مستقل نمائندے چوہدری ظفر اللہ خاں سے تبادلہ خیالات کیا۔ خیال ہے کہ انہوں نے مسئلہ کشمیر کے بارے میں بات چیت کی۔ آئندہ جمعہ سے حفاظتی کونسل میں تنازعہ کشمیر پر بحث شروع ہو گی۔

کراچی کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر جنرل آغا شاہی براستہ لندن بذریعہ طیارہ نیویارک روانہ ہو گئے۔ آپ حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے سلسلہ میں چوہدری ظفر اللہ خاں کو مدد دیں گے۔

درخواست دعا

میرے مرحوم بھائی بابو عبدالرحیم صاحب اوورسیر کی بیٹی عزیزہ سعیدہ اہلیہ ملک محمد نذیر صاحب ٹائمکیپر کئی دنوں سے دل کے دوروں کی وجہ سے بیمار ہے احباب سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع اولو شہروی) دارالرحمت وسطی ربوہ

جزیرہ وگیو پر انڈونیشی اور ولندیزی دستوں میں شدید جنگ

جاکرتہ ۲۶ اپریل مغربی نیوگنی کے قریب جزیرہ وگیو کے شمال مغربی علاقہ میں انڈونیشی دستوں اور ولندیزی فوجوں کے درمیان سخت جنگ جاری ہے انتارا نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ اس جزیرہ پر گذشتہ ایک ہفتہ سے لڑائی ہو رہی ہے اور انڈونیشی دعوے کے مطابق ولندیزی دستوں کی طرف سے جزیرہ وگیو پر قبضہ کرنے کی تمام کوششیں ناکام رہی ہیں ہالینڈ کی بحری اور فضائی فوجیں بھی بری فوجوں کی مدد کرتی رہی ہیں لیکن ولندیزی دستے وگیو پر دوبارہ قبضہ نہیں کر سکے۔

دریں اثنا انڈونیشیا کے گوریلا دستے پاپوآئی باشندوں کو جدید قسم کے اسلحہ کی تربیت دے رہے ہیں اسی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ کئی مقامات پر مغربی نیوگنی کے رضاکاروں نے جانبازوں کے دستے قائم کئے ہیں ادھر انڈونیشیا کے وزیر خارجہ مسٹر سوبانڈریو نے کہا ہے کہ مغربی نیوگنی کا مسئلہ پر امن طور پر حل کرنے میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی انہوں نے

آج جاکرتہ میں امریکی سفیر مسٹر ہاورڈ جونز سے ملاقات کے بعد یہ الفاظ کہے آپ نے مسٹر ہاورڈ جونز مغربی نیوگنی کے پر امن تصفیہ کی امریکی کوششوں میں سرگرمی سے حصہ لیتے رہے ہیں امریکی سفیر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ میں مغربی نیوگنی کے سوال پر ہالینڈ اور انڈونیشیا کے درمیان

امریکہ فضا میں ایٹمی تجربات کرے گا

واشنگٹن ۲۶ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صدر کینیڈی نے فضا میں ایٹمی تجربے دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ موسمی حالات سازگار ہوتے ہی ایٹمی تجربات شروع کر دئے جائیں گے۔

نادر موقع

ایک موٹر سائیکل۔ نارٹن میکر۔ پانچ ہارس پاور ماڈل ۱۹۴۹ء۔ ارزاں قیمت پر چالو حالت میں برائے فروخت ہے خواہشمند حضرات ڈاکٹر شریف احمد دندانساز چنیوٹ ضلع جھنگ سے ملیں۔

بے بی ٹانک

BEBY TONIC

۱۔ بچوں کی رکی ہوئی نشوونما اور ہر قسم کی کمزوری کا علاج۔

۲۔ بچوں کے دستوں۔ قے۔ بدہضمی اور سوکھے پن کے لئے اکسیر۔

۳۔ دانت نکالنے کے زمانہ میں بچوں کو صحت مند مضبوط بناتی ہے۔

قیمت ایک ماہ کورس ۳/- علاوہ خرچ ڈاک۔

تفصیلات مفت۔

ڈاکٹر راحیہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ضرورت ہے

ہمیں اپنے کارخانہ واقع شکارپور کیلئے دو صحت مند۔ مستعد اور وفادار چوکیداروں کی ضرورت ہے۔ سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ ۵۵ — ۶۰ — ۳ — 75 ہوگی۔ رہائش کے لئے کوارٹر مفت ہوگا۔ ضرورت مند احباب اپنی اپنی درخواستیں معہ مکمل کوائف اور نقول سرٹیفکیٹ اگر کوئی ہوں تو مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر ۷ مئی ۶۲ء تک بھجوا دیں۔

شیخ عبدالرشید شرما

پاکستان انجینئرنگ کمپنی شکارپور (سندھ)

ضروری اطلاع

ہم اپنے ملازم مسمی عبدالمنان کو تقسیم و فروخت اخبارات کے کام سے بعض وجوہ کی بناء پر عنقریب علیحدہ کر رہے ہیں۔ اس لئے ربوہ کے احباب سے خصوصاً اور دیگر احباب سے عموماً عرض ہے کہ آئندہ عبدالمنان مذکور سے لین دین کرتے وقت اس بات کو مد نظر رکھیں۔ والسلام

رشید احمد

۲۲/۴ رشید نیوز ایجنسی ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴